یاد رفتگاں

حاجی محمد یوسف چغتائی کا سانحہ ارتحال

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ تعالیٰ
فیصل آباد

31 اکتوبر کی شام فیصل آباد کے ممتاز تاجر حاجی محمد یوسف چغتائی قضائے الٰہی سے قریباً 90 برس کی عمر میں انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) پیراڈائز ویلی شیخوپورہ روڈ پران کی رہائش گاہ کے قریبی پارک میں فضیلۃ الشیخ مولانا محمد یونس بٹ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام وطلباء وعلمائے کرام اورتاجر طبقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری پچاس سالہ رفاقت ویکجائی اختتام کو پہنچی۔ رہے نام اللہ کا!

حاجی صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ عام تاجر ہی نہیں بلکہ فیصل آباد چیمبر آف کامرس جیسے تاجروں کے بڑے ادارے کے اولین صدر رہ چکے تھے۔ شہری جمعیت اہلحدیث کے دیرینہ راہنما اور مرکزی جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار کی انجمن اہلحدیث کے سیکرٹری جنرل تھے۔ ان کی صفات میں سے ایک بڑی صفت یہ تھی کہ شروع دن سے لیکر آج تک مرکزی جمعیت اہلحدیث سے وابستہ اس کی مرکزی شوریٰ کے قابل قدر ممبر تھے۔ جامعہ سلفیہ کی وہ ہر سطح پر خدمت کرتے رہے۔ جامعہ کے ناظم مالیات کی حیثیت سے بھی اور کچھ عرصہ پیش آمدہ حالات کے باعث مہتمم کے منصب جلیلہ پر فائز رہتے ہوئے بھی جامعہ کے نظام کو بخوبی چلاتے رہے اس سلسلہ میں انہیں مرکزی امیر مولانا محمد اسماعیل سلفی کی راہنمائی' مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح ناظم تعلیمات اور میاں فضل حق صدر جامعہ کا مکمل اعتماد حاصل رہا۔ اپنی کاروباری مصروفیات کے باوجود وہ یہ دینی ذمہ داریاں سرفہرست سمجھ کر انجام دیتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ حسنات واعمال قبول فرمائے۔ مرحوم حافظ محمد اسماعیل روپڑی' حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح اور مولانا محمد صدیق کی خطابت کے بڑے دلدادہ

ہوتے اکثر ان کی خوش بیانی کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔

برسوں پہلے کی بات ہے جبکہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مالی فراہمی جامعہ سلفیہ ہی کے نام سے ہوا کرتی تھی۔ مرکزی دفاتر کے اخراجات بھی اسی سے پورے ہوتے تھے انہی دنوں گوجرانوالہ لاہور روڈ جامعہ محمدیہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت امیر جمعیت مولانا معین الدین لکھوی فرما رہے تھے۔ اجلاس میں لاہور کے بعض ممبران نے جامعہ سلفیہ کے اخراجات کو ہدف تنقید بنایا اور کہا کہ مرکزی دفاتر کے اخراجات کیلئے بڑی کمی رہ جاتی ہے جس سے بہت سے منصوبے تکمیل کو نہیں پہنچ پاتے۔ اس کے جواب میں حاجی محمد یوسف صاحب نے جوش و جذبے کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ کے تمام تر اخراجات فیصل آباد پر چھوڑے جائیں مرکزی دفاتر کے لئے الگ فراہمی کی جائے۔ فیصل آباد کے تاجر حضرات جن میں صوفی احمد دین مرحوم' اور حاجی بشیر احمد پیش پیش تھے۔ نیز فیصل آباد کی اپنی قیادت مولانا محمد صدیق' مولانا محمد اسحٰق چیمہ ' مولانا عبید اللہ احرار' اور مولانا محمد رفیق مدن پوری' رحمہم اللہ تعالیٰ ان سب نے حاجی صاحب کی تجویز کی بھرپور تائید کی۔ حاجی صاحب کی اس مخلصانہ پیش کش کا بحمد اللہ نتیجہ ہے کہ جماعت کی مرکزی درسگاہ جامعہ سلفیہ کے کلیۃ اخراجات صرف اور صرف فیصل آباد سے فراہم ہوتے چلے آ رہے ہیں' اقتصادی ملکی صورت حال اور مہنگائی کے روز بروز اضافہ کے باوجود کبھی پریشانی کی نوبت نہیں آئی۔

کسی زمانے میں کچہری بازار کے باہر بس سٹینڈ ہوا کرتا تھا۔ بازار میں داخل ہوتے ہی تھوڑے فاصلے پر حاجی صاحب کی دکان یوسف ڈائز کارپوریشن تھی۔ جس سے اتر کر علمائے کرام سیدھے حاجی صاحب کی دکان پر آتے حاجی صاحب انہیں چائے وائے پلاتے اور بعد ازاں ہمارے قریبی غریب خانہ پر ان کا قیام ہوتا۔ ماہ رمضان المبارک میں تو ملک کے چیدہ چیدہ مقامات کے مدارس کے سفیر حضرات کا ان کی دکان پر تانتا بندھا رہتا وہ ہر ایک کو مہمان نوازی اور مالی معاونت سے نوازتے۔ اس دوران سودا سلف اور کاروباری معاملات بھی ملازمین کے سپرد کر دیتے۔ غرضیکہ ان کی بیشمار یادیں دماغ میں تازہ ہو رہی ہیں۔ بقول شاعر۔

ان کی یادوں سے رگ جان میں دکھن ہونے لگے
ذکر چھڑ جائے تو پتھر دل بھی رونے لگے

حاجی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مومنانہ فراست' روشن طبع اور سلیقہ وطریقہ کا وافر کردار عطا فرمایا تھا۔ صاف ستھرے موسم کے مطابق لباس میں ملبوس ان کی دینی حرکات وسکنات' شیریں وسنجیدہ گفتگو اور ملکی سیاسیات پر ہلکا پھلکا طنز و مزاح بھلائے نہیں بھولیں گے۔

حاجی محمد یوسف علیہ الرحمہ بنیادی طور پر گوجرانوالہ کے رہائشی تھے۔ جہاں سے وہ غالباً 53ء میں فیصل آباد منتقل ہوئے۔ گوجرانوالہ کے معروف اور نیک طینت بزرگ تاجر حاجی عنائیت اللہ رنگ والے اور میاں محمد یونسؒ کے وہ منجھلے بھائی تھے۔ گوجرانوالہ میں نوعمری میں انہوں نے حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ جیسے محدث ومفسر استاذ گرامی قدر سے ترجمہ قرآن مجید پڑھا۔ان کی شاگردی کی یہ سعادت ''ایں سعادت بزور بازو نیست۔تانہ بخشد خدائے بخشندہ'' والی بات ہے۔ کہ حاجی صاحب میں علم وعمل کے پہاڑ استاذ مولانا محمد اسماعیل کی تعلیم وتربیت اخلاق وشرافت اور خوشگوار طرز زندگی کے گہرے اثرات تھے۔ حاجی صاحب کی قابل رشک اخلاقی بدتری یہ بھی تھی کہ وہ جہاں کہاں جماعتی کارکن یا عالم دین کی علالت کی خبر سنتے تو مجھے ہمراہ لیتے اور مصروفیات کے باوجود ان کی تیمارداری اور خاموش مالی مدد کرتے۔

ان اعمال صالحہ کیلئے وقت نکال لیتے۔ حاجت مندوں اور مساکین کی مالی معاونت کے سلسلہ میں اور جماعتی مدارس واداروں کی اعانت کے بارے میں ان سطور کے راقم سے مشاورت ومعلومات حاصل کرتے۔ یہ امر بسا غنیمت ہے کہ ان کے اکلوتے صاحبزادے میاں محمد ایوب صابر اپنے والد گرامی کے بڑھاپے کے باعث چند برسوں سے ان کی دینی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔اب ان کے انتقال سے اور بھی زیادہ تگ و تازگی ضرورت ہوگی وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تاجرانہ مہارت کیوجہ سے فیصل آباد چیمبر آف کامرس کے صدر بھی رہ چکے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وتوانائی اور لمبی زندگی مرحمت فرمائے اور حاجی صاحب مرحوم کو مغفرت وغفران سے نوازے۔(آمین)